کورونا وائرس جیسی مہلک وباء کے موقع پر حضرت جی دامت برکاتہم کا نہایت فکر انگیز وعظ

ناشکری کا وبال

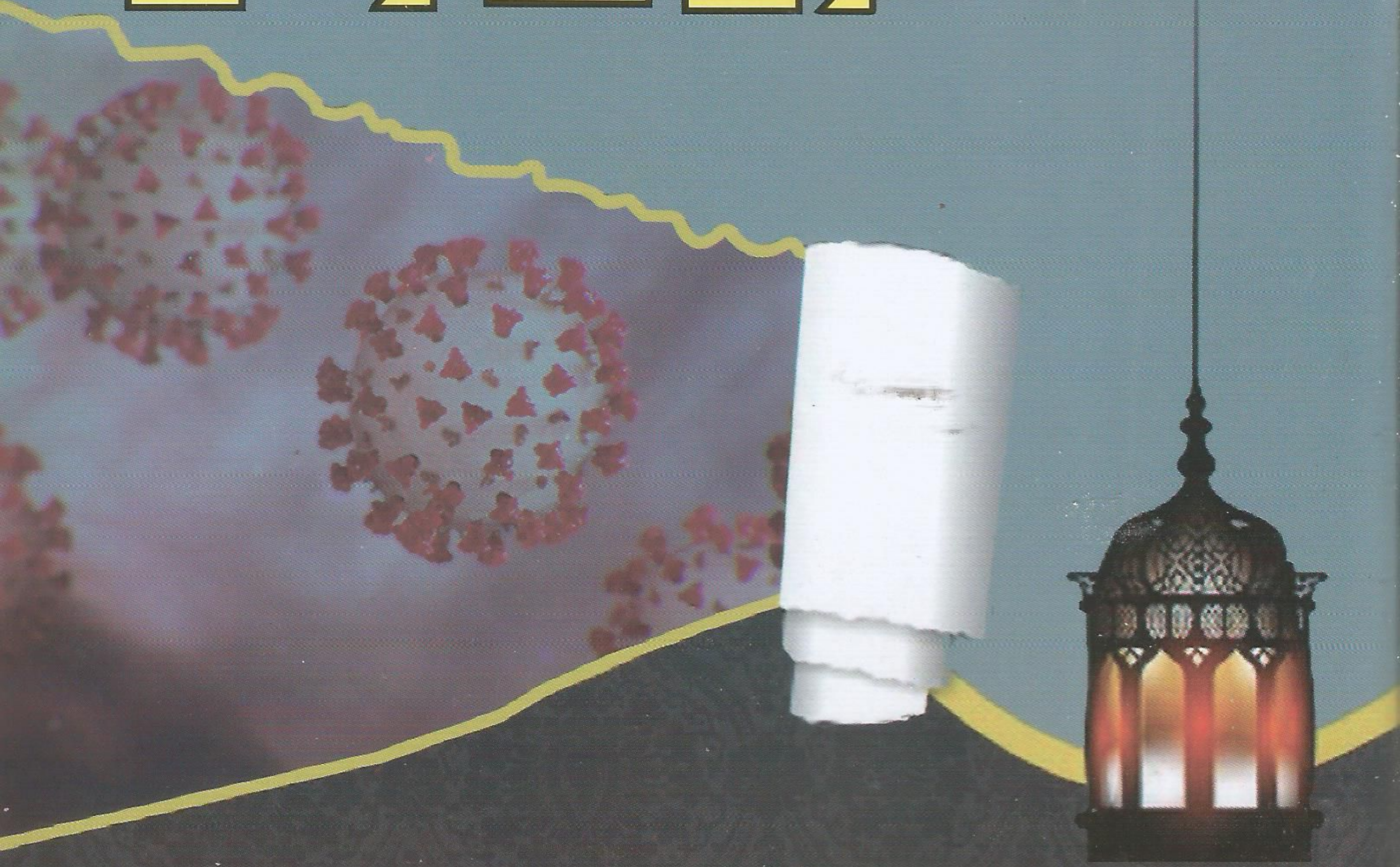

از قلم

پیر طریقت رہبر شریعت
شیخ العرب والعجم عارف باللہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ
جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم العالیہ

خلیفہ مجاز بیعت شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

KHANQAH
Ashrafia Akhtaria
Bahawalnagar

ناشر: خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر 063-2272378

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناشکری کا وبال

پیر طریقت رہبر شریعت شیخ العرب والعجم عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ
جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم العالیہ

خلیفہ مجاز بیعت

خلیفہ مجاز بیعت شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا
الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

خانقاہ اشرفیہ اختریہ

جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر 063-2272378

KHANQAH
Ashrafia Akhtaria
Bahawalnagar

نام کتاب (وعظ)	:	ناشکری کا وبال
مقام وعظ	:	خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر (بذریعہ آن لائن)
تاریخ وعظ	:	30-03-2020 بروز پیر بعد نماز عشاء
صفحات	:	۴۰
مرتب	:	خادم حضرت والا مفتی معین الدین جلیلی عفی عنہ
ملنے کا پتہ	:	خانقاہ اختریہ جلیلیہ نارتھ ناظم آباد کراچی 0321-3788958, 0334-3656070

ناشر : خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر
0300-7921179,0092-632272378

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
عرض مرتب	۴
وعظ کا تعارف	۴
مہتابِ عالم صاحب وعظ کا مختصر تعارف	5
ناشکری اور شیطان کا چیلنج	۲۴
نعمتِ آزادی اور ہماری محرومیاں	۲۵
ترقیِ انسان کا بنیادی راز	۲۶
ہماری موجودہ بے بسی اور ایک عظیم گناہ	۲۶
ٹیکنالوجی بھی اللہ کی مخلوق	۲۷
ناشکری، ناقدری اور ناز پر خدائی گرفت کی موجودہ چند صورتیں	۲۸
صورت نمبر 1: مساجد کی نعمت سے محرومی	۲۸
صورت نمبر 2: مدارس کی نعمت سے محرومی	۲۸
صورت نمبر 3: دعوت وتبلیغ کی نعمت سے محرومی	۲۸
صورت نمبر 4: اہل اللہ کی صحبت سے محرومی	۲۹
صورت نمبر 5: معاشی وسائل کی نعمت سے محرومی	۳۰
صورت نمبر 6: فنی تعلیم کے ذرائع سے محرومی	۳۰
صورت نمبر 7: حرم کعبہ اور دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے محرومی	۳۰
معرفتِ خداوندی کا ایک عظیم دروازہ	۳۰
عجیب نکتہ	۳۱
''لمن الملک الیوم'' کی موجودہ تطبیق	۳۲
رجوع الی اللہ کی ضرورت	۳۳
شکر کے تین درجات	۳۴
اصلاح کے لئے دو باتوں کا اہتمام کریں	۳۶
معرفتِ ربانی کا مختصر ترین راستہ	۳۷
دعا	۳۹

عرض مرتب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہاں دو باتیں بنیادی طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

1) وعظ کا تعارف

2) صاحب وعظ کا مختصر تعارف

وعظ کا تعارف

شیخ العرب والعجم مرشدِ عالَم عارف باللہ شیخ التفسیر والحدیث حضرت اقدس مولانا الشاہ جلیل احمد اخون الختنی الترکستانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے یہ وعظ مبارک ایسے حالات میں ارشاد فرمایا کہ جس وقت پورا عالم ''کورنا وائرس'' (Corona Virus) جیسی خطرناک اور مہلک وباء کی زد میں آکر مایوسی اور بے چینی کا شکار ہو چکا ہے اور یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ یہ کس گناہ اور جرم کا وبال ہے۔ ایسے موقع پر حضرت جی دامت برکاتہم نے ''ناشکری کا وبال'' کے نام سے موسوم یہ وعظ مبارک ارشاد فرمایا اور اصل مرض کی جانب نشاندہی فرمائی۔

بندہ کی معلومات اور تحقیق کے مطابق حضرت جی ہی وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے ان ناگہانی حالات میں ناشکری جیسے مرض اور اُس کے نتائجِ بد کی جانب تفصیل سے رہنمائی فرمائی اور "ناشکری" کو موجودہ وباء کا اصل سبب قرار دیا۔ حضرت جی کی جانب سے آنے والی رہنمائی کے تقریباً ایک ہفتہ بعد شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے بھی یہی فرمایا کہ موجودہ وباء ہماری ناشکریوں کی سزا ہے۔ یہ سوچ کر دل بہت زیادہ اس بات سے خوش بھی ہوا کہ حضرت جی دامت برکاتہم نے ایسے حالات میں جس انداز سے بروقت، درست، صحیح اور تفصیلی رہنمائی فرمائی چند دن بعد دیگر اکابرین امت کی رائے بھی اُسی کی مؤید ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت جی دامت برکاتہم کا سایہ عاطفت بصحت و عافیت تا قیامت برستے بادل اور شجرِ سایہ دار کی طرح ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ (آمین)

اس وباء کے موقع پر حضرت جی دامت برکاتہم نے خاص طور سے اُن تین باتوں کی جانب بار ہا رہنمائی فرمائی جن کے زریعے اللہ کا غضب دور ہو کر رحمت الٰہی متوجہ ہوتی ہے۔

1) زبان کی (فضولیات ولغویات سے) حفاظت کی جائے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہا جائے۔

2) زیادہ تر گھر میں رہا جائے، بلا ضرورت باہر نہ نکلا جائے۔ گھر میں رہنا اس شخص کے لئے آسان ہوگا جس کا دل معرفت الٰہی کے نور سے منور ہوگا، لہٰذا دل کو منوّر کرنے کی کوشش کی جائے۔

3) اپنے گناہوں پر کثرت سے رویا جائے اور استغفار کیا جائے۔ آنکھیں نہ بھی روئیں لیکن دل میں ضرور رویا جائے اور دل کو ہر وقت مولا کی جانب متوجّہ رکھا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

مہتابِ عالَم صاحب وعظ کا مختصر تعارف

قرارِ قلبی و روحی سیّدی وسندی شیخ العرب والعجم مرشدِ عالَم عارف باللہ شیخ التفسیر والحدیث حضرت اقدس مولانا الشاہ جلیل احمد اخون الختنی الترکستانی صاحب (ادام اللہ فیوضھم الی یوم القیامۃ) ہمارے شیخ ومرشد درحقیقت اللہ کے چیدہ وچنیدہ، منتخب محبوبین میں سے ایک بالکل منفرد انتخاب ہیں۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے حضرت والا دامت برکاتہم سے عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ جہت نسبتوں کی اشاعت کا حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں بھی خوب کام لیا جو کہ اب تک فیضان خاص وعام کی صورت میں اندرون وبیرون ملک جاری ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔

حضرت والا دامت برکاتہم کو اللہ رب العزت نے خصوصی صفات سے نوازا ہے، جن کا احاطہ کرنا اس مختصر تعارفی خاکہ میں ممکن نہیں۔ چند اوصاف وحالات ذیل میں مذکور ہیں۔

علمی وروحانی تعارف

1) حضرت جی دامت برکاتہم ،مہاجر فی سبیل اللہ (من الصین الی الہند ثم باکستان) جامع المعقول والمنقول مفتی محمد نیاز ختنی ترکستانی رحمۃ اللہ علیہ کی سعادتمند اولاد ہیں، والد محترمؒ کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد حضرت جی دامت برکاتہم ہی مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر("قائم کردہ 1944ء) کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث بھی ہیں۔

2) حضرت والا دینی ودنیاوی علوم میں امتیازی حیثیت کی حامل شخصیت ہیں۔جامعۃ العلوم الاسلامیہ علّامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن (کراچی) میں مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کی خاص شاگردی میں رہتے ہوئے دورہ حدیث (درس نظامی) کے سالانہ وفاقی امتحان میں پورے پاکستان میں دوسری پوزیشن اور اسلامیہ یونیورسٹی (بہاولپور) سے ایم-اے اسلامیات میں بھی دوسری پوزیشن حاصل کر کے یونیورسٹی میں گولڈ میڈلسٹ (GOLD MEDLIST) قرار پائے اور ''یونیورسٹی آف سرگودھا'' (University of Sargodha) سے ''ایم فل اسلامیات'' (M-Phil Islamiat) کی ڈگری (Degree) حاصل کی۔

3) اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کو علمِ کسبی، وہبی اور روحانی کا فیضان خاص عطا فرما کر خاص شانِ عمل اور نورِ تقویٰ سے نوازا ہے جو کہ حضرت جی کے ہر قول وعمل سے واضح طور سے عیاں ہوتی ہے۔حضرت والا کی سوز وگداز سے بھرپور عالمانہ وعارفانہ، تحریر وتقریر سے قارئین وسامعین محبت خدا کے بحرِ بےکراں میں اس انداز سے گم ہوجاتے ہیں کہ دنیا کی ہر شئی اور لذتیں ہیچ لگنے لگتی ہیں۔

4) اللہ تعالیٰ نے حضرت جی دامت برکاتہم کو افہام وتفہیم کا ملکہ بھی خوب عطا فرمایا ہے، جو کہ حضرت جی دامت برکاتہم کے اندازِ وعظ وتدریس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔درسِ نظامی کے نصاب میں شامل تمام علوم وفنون کی کتابیں حضرت جی دامت برکاتہم کے زیرِ تدریس رہیں، خصوصاً ''توضیح وتلویح''، ''مختصر المعانی''، ''شرح العقائد''، ''شرح تہذیب''، ''شرح جامی'' جیسی مغلق کتب اور ان کی مشکل مباحث کو ہنستے مسکراتے سمجھانے میں بھی یدِ طولیٰ رکھتے ہیں۔

اِسی طرح بڑے درجات کی کتب کی تدریس کے ساتھ ساتھ چھوٹی کتابیں بھی بڑی رغبت سے پڑھاتے ہیں اور کمزور، کم فہم طلبہ کے ذہن کو سامنے رکھ کر سمجھاتے ہیں۔ یقیناً یہ مخصوص عطا، مخصوص یارانِ مولا کے لئے ہی ہوا کرتی ہے۔ ابھی گذشتہ سال کی ہی بات ہے کہ حضرت جی دامت برکاتہم کے اعلیٰ اندازِ تدریس اور جاندار ملکہ افہام کے تذکرے سن کر"درجہ ثانیہ وثالثہ " (جو کہ درسِ نظامی کا دوسرا ابتدائی درجہ ہے) کے طلبہ نے "ہدایۃ النحو وشرح تہذیب" پڑھنے کی شدید خواہش کا اظہار کیا، جسے حضرت جی دامت برکاتہم نے بطورِ شفقت قبول فرمالیا۔ اس طرح حضرت جی دامت برکاتہم نے گذشتہ تعلیمی سال (2019ء) ''بخاری شریف'' کے ساتھ ساتھ ''ہدایۃ النحو'' اور ''شرح تہذیب'' کی تدریس فرمائی۔ اہلِ علم بخوبی جانتے ہیں کہ ''مباحثِ بخاری'' کے بعد ذہن کو ''ہدایۃ النحو'' کی سطح پر لانے اور اس کے بعد ''شرح تہذیب''، جیسی مغلق کتاب کی اس طور پر تدریس کرنا کہ تمام طلبہ بزبانِ قال وحال کہہ رہے ہوں، ''اور پلا ساقیا اور پلا'' آسان کام نہیں ہے۔

شانِ استغناء

5) حضرت والا کو اللہ تعالیٰ نے شانِ استغناء کی ایسی عجیب کیفیت سے نوازا ہے جو اس زمانے میں یقیناً کمیاب اور تقریباً عنقاء ہو چکی ہے، جس کا معمولی سا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ ''آسٹریلیا کے سفر کے دوران ایک صاحب نے حضرت جی کی خدمت میں ہزاروں ڈالر کا اے۔ٹی۔ایم کارڈ (ATM Card) ہدیۃً پیش کیا۔ حضرت جی نے فوراً واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہاں اس مقصد کے لئے نہیں آتا اور نہ مجھے اس کی ضرورت ہے۔ وہ شخص حیران ہو کر کہنے لگا کہ یہاں تو بعض حضرات آ کر ہم جیسے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں جبکہ ہم اُن سے چھپتے پھرتے ہیں اور آپ بالکل قبول نہیں فرمارہے۔ بہت شدید اصرار کے بعد حضرت جی نے فقط اُن کا دل رکھنے کیلیے نہایت معمولی سی رقم استعمال فرمائی''۔ اسی طرح ایک موقع پر حضرت جی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ:" میرے سرہانے اگر کسی کی طرف سے ایئر لائن

(Air Line) کا ٹکٹ بھی رکھا ہو، لیکن جب تک مجھے اُن کی خلوصِ نیت کا یقین نہ ہو جائے، میں سفر نہیں کرتا"۔

شانِ اخلاص

6) حضرت جی کو خدائے تعالیٰ نے اخلاص کی دولت بھی خوب عطا فرمائی ہے جس کا کچھ اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ عارف باللہ حضرتِ اقدس شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصالِ پُرملال کے بعد حضرت جی کو ایک معروف بیرونی ملک سے بارہا دعوت آتی رہی اور بلایا جاتا رہا، لیکن حضرت جی نے ہر بار صرف اس وجہ سے انکار فرمادیا کہ یہاں تو بہت سے اکابر و مشائخ جاتے رہتے ہیں لہٰذا اُن مقامات اور ممالک میں جانا چاہیے جہاں جانے کے لیے عموماً کوئی تیار نہیں ہوتا۔

شانِ جرأت

7) بہادری مومنِ صادق کا نمایاں وصف اور خوبی ہے، حضرت والا وصفِ شجاعت میں بھی رسول الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حقیقی مظہر اور عمدہ نمونہ ہیں، حضرت جی "وصفِ بہادری" کا برموقع اظہار کرنے کی بھی خوب صلاحیت رکھتے ہیں اور اظہار بھی کیا، کیونکہ آپ سوائے خدائے وحدہ لاشریک کی ذات کے کسی کا خوف دل میں نہیں رکھتے۔ ایک موقع پر کچھ بڑے عہدیدار، ''مسجد الجلیل'' (بہاولنگر) کے کچھ حصے کو ناحق منہدم کرنے کے لیے بلڈوزر لے کر آئے اسی دوران حضرت جی دامت برکاتہم نے اپنی کار کو تیزی سے بلڈوزر کے بالکل نیچے روک کر فرمایا: توڑنا تو دور کی بات ہے یہاں سے آگے بڑھ کر بھی دکھادیں۔ الحمد للہ کسی کی بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوسکی۔

شانِ سخاوت

8) حضرت جی دامت برکاتہم کی شانِ کرم وسخاوت تو اتنا وسیع باب ہے کہ اختصار سے تحریر

کرنا بھی دشوار ہے، البتہ اتنی بات ضرور عرض کروں گا کہ حضرت کی سخاوت کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جود وسخا کو مشاہدۃً سمجھنا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔

حضرت جی ایک موقع پر اپنی صاحبزادی سلّمہا اللہ سے ملاقات کے لیے اُن کے مدرسے تشریف لے گئے اور حسبِ عادت اچھی خاصی جیب خرچی حوالے کی، چند دن بعد صاحبزادی سلّمہا اللہ کی جانب سے دوبارہ پیسوں کا مطالبہ کرنے پر حضرت جی نے فرمایا کہ جو پیسے دیئے تھے وہ کہاں خرچ کئے؟؟؟ صاحبزادی سلّمہا اللہ نے عرض کیا کہ مدرسے میں موجود ضرورتمند بچیوں پر خرچ کردیئے، حضرت جی نے نہایت مسرت وخوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: شاباش بیٹی شاباش!!! اس مقصد کے لئے اور جتنے پیسے چاہیے ہوں مجھ سے لے لینا۔

شانِ انتظام وتعمیر

9) اللہ تعالیٰ نے حضرت جی دامت برکاتہم کو انتظامی اور تعمیری صلاحیتیں بھی خوب عنایت فرمائی ہیں۔ ''بہاولنگرد'' میں موجود ''مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ (بہاولنگر)'' اور شہر میں پھیلی مختلف مساجد حضرت جی دامت برکاتہم کی اعلیٰ انتظامی اور تعمیری صلاحیتوں کا خوبصورت مظہر ہے۔ خصوصاً مساجد کی تعمیر جس خوبصورتی اور نفاست سے حضرت جی دامت برکاتہم نے کروائی ہے، اسے دیکھ کر بڑے بڑے ماہرین اور انجینئر حضرات حیران ہو کر حضرت جی دامت برکاتہم کی اعلیٰ صلاحیتوں کی داد ضرور دیتے ہیں۔

شانِ شیخیّت

10) حضرت جی کا اپنے مریدین سے تعلق ہمہ جہت اور ہمہ وقت پدرانہ شفقتوں سے معمور نظر آتا ہے کسی بھی مرید کے لئے رابطے میں کوئی رکاوٹ نہیں یہاں تک کہ مرید یا متعلق بذریعہ فون یا میسج بھی رابطہ کرے تو حضرت جی شدید مصروفیات اور بیماری کے باوجود جواب ضرور عنایت فرماتے ہیں۔ حضرت جی فرماتے ہیں جو شیخ اپنے مریدین کو سنبھال نہیں سکتے وہ مرید بناتے

کیوں ہیں؟؟؟اسی طرح ایک موقع پر فرمایا کہ مریدین تو اولاد کی طرح ہوتے ہیں اُن کو سنبھالنا، وقت دینا شیخ کی ذمہ داری ہے اگر کوئی شخص بچے پالنے اور سنبھالنے کی اہلیت نہ رکھتا ہو تو وہ بچے پیدا ہونے کی تمنا کرنے کا بھی حق دار نہیں اسی طرح جو پیر یا شیخ اپنے مریدین کو پال یا سنبھال نہ پا رہا ہو تو وہ بیعت لینے اور مرید بنانے کا بھی حق دار نہیں۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت جی دامت برکاتہم کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو ڈاکٹر حضرات نے موبائل فون کے استعمال سے سختی سے منع کر دیا، لہٰذا حضرت جی دامت برکاتہم کا موبائل فون آف کر دیا گیا۔ لیکن پوری رات حضرت جی دامت برکاتہم بے چینی کے عالم میں کروٹیں بدلتے رہے، صبح ہوتے ہی حضرت جی دامت برکاتہم نے موبائل فون آن کرنے کا حکم صادر فرمایا اور فرمایا ''میں اپنی بیماری کی وجہ سے فون بند کر دوں اور رات میں کسی مرید یا متعلق نے ضرورت پیش آنے پر مجھ سے رابطہ کی کوشش کی لیکن میرا فون بند ہونے کی وجہ سے وہ رابطہ نہ کر سکا، تو کل قیامت کے دن اللہ کو کیا جواب دوں گا؟؟؟ کہ مرید تو پریشان رہا اور میں موبائیل بند کر کے آرام کرتا رہا''۔

شانِ تعلق ونسبتِ یار

11) حضرت جی دامت برکاتہم کو بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ سے بہت شدّت سے محبّت رہی، یہی وجہ ہے کہ حضرت جی دامت برکاتہم ہر اس چیز کا بھی خوب احترام کرتے ہیں، جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ اسی سال (سن 2020ء) کی بات ہے کے بقرعید کے موقع پر حضرت جی دامت برکاتہم نے قربانی کے لئے دو بکرے منگوائے، جب خدّام اُن بکروں کو لے کر خدمت میں حاضر ہوئے، تو حضرت جی دامت برکاتہم نے خدّام کو روانہ کرتے ہی جھاڑو سے اس جگہ کی صفائی شروع فرما دی جہاں ان جانوروں کو باندھنا تھا۔ پیرانی صاحبہ اور صاحبزادی سلّمہما اللہ نے حضرت جی دامت برکاتہم سے کہا کہ ہم صفائی کر دیتے ہیں یا پھر آپ خدّام سے کروا لیتے!!! تو حضرت جی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ: ''نہیں!!! میں خود صفائی کروں گا، کیوں کہ یہ قربانی کے جانور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے یہاں مہمان ہیں اور مہمان کی خدمت خود کرنی چاہیئے!!! ''

شانِ شفقت

12) ایک مرتبہ سخت سردی کے موسم میں حضرت جی دامت برکاتہم دور کسی مقام سے بیان فرما کر رات دیر سے اپنے گھر تشریف لائے۔ رات تقریباً ایک بجے کے قریب حضرت جی دامت برکاتہم ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ تھامے، اپنے شاگرد خاص و مرید مولانا عمر صاحب (کراچی) کو پکارتے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ: ''عمر!!! آؤ میرے ساتھ کھانا کھالو کیونکہ تم بھی بیان میں میرے ساتھ تھے تو تمہیں بھی بھوک لگی ہوگی۔ پھر فرمایا رات زیادہ بیت چکی ہے، گھر والے بھی آرام کر رہے ہیں، اس لئے میں خود ہی برتن دھو کر کھانا گرم کر کے لایا ہوں، معلوم نہیں کہ کھانا ٹھیک سے گرم ہوا بھی یا نہیں..... اور برتن ٹھیک سے دھلے بھی یا نہیں؟؟؟''

غیبت سے نفرت

13) حضرت جی دامت برکاتہم غیبت اور چغلخوری کرنے کو نہایت ناپسند فرماتے ہیں۔ اگر حضرت والا کا کوئی مرید و متعلق کسی شخص کے بارے میں چغلخوری یا غیبت کر دے تو حضرت جی کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی کدورت نہیں آتی، بلکہ اس طرح کی قبیح حرکت کرنے والا شخص خود ہی حضرت جی کی نظر میں اپنا مقام کھو بیٹھتا ہے۔

نسبت صدیقیت

حضرت جی مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم کو اپنے شیخ، شیخ العرب و العجم عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ محمد حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت صدیقیت حاصل تھی۔ راہ سلوک میں یہی نسبت سب سے اونچی اور عالی نسبت شمار ہوتی ہے۔ نسبتِ صدیقیت جب کسی مرید کو حاصل ہو جاتی ہے تو شیخ کا پورا فیضان اس میں منتقل ہو جاتا ہے، گویا مرید شیخ کا عکس اور کاپی بن جاتا ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبتِ صدیقیت حاصل تھی، یہی وجہ ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اوصاف بیان کئے ہیں وہ ہی اوصاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں پیدا ہو گئے تھے اور ابنِ دغنّہ نے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے انہی اوصاف کا ذکر کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پائے جاتے تھے۔

1) حضرت جی دامت برکاتہم کو بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ہی اُن کے فیضان کو عام کرنے اور پھیلانے کے اعتبار سے ایک منفرد اور خاص مقام حاصل تھا، یہی وجہ ہے کہ بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ حضرت جی دامت برکاتہم کو کراچی میں کئی جگہ بیان کے لئے حکماً بھیج دیا کرتے تھے اور تھپکی دیتے ہوئے بیان کرنے کی اجازت مرحمت فرماتے

2) بڑے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں حضرت جی دامت برکاتہم کا خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (گلشنِ اقبال کراچی) میں بیان ہوتا اور بڑے حضرت رحمۃ اللہ علیہ خوب تحسین فرماتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرماتے کہ: مولانا جلیل صاحب جو بھی بات بیان فرماتے ہیں وہ میری ہی بات ہوتی ہے البتہ مرچ مصالحہ ان کا اپنا ہوتا ہے۔

3) ایک موقع پر جب خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (گلشنِ اقبال کراچی) میں حضرت جی دامت برکاتہم کا بیان ہوا تو بڑے حضرت والا نے فرمایا کہ: مولانا جلیل پہلے تو ہماری فوٹو اسٹیٹ تھے اب انہوں نے ہماری پوری اسٹیٹ لے لی ہے۔ یہ بھی اسی خاص نسبتِ صدیقیت کی جانب اشارہ تھا۔

4) بڑے حضرت والاؒ نے کئی بار یہ بات بھی ارشاد فرمائی کہ ہماری ایک ایجنسی بہاولنگر میں ہے جس کو ہمارا (علمی وروحانی) مال چاہئے وہ بہاولنگر سے جا کر لے لے۔

5) حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کئی بار بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ مرکز (خانقاہ گلشنِ اقبال کراچی) کے بعد اگر کہیں کام ہو رہا ہے تو وہ بہاولنگر میں ہو رہا ہے۔

6) اسی طرح جب سلہٹ (بنگلہ دیش) سے بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو جلسہ کی دعوت آئی اور عرض کیا گیا کہ آپ اپنے کسی خلیفہ کو بھیج دیں تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جی دامت

برکاتہم کی تشکیل فرمائی، تو حضرت جی دامت برکاتہم جلسہ میں تشریف لے گئے اور بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی نمائندگی فرمائی۔

7) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جی دامت برکاتہم کو "شاہ چاند میاں" جیسے لقب سے بھی مخاطب فرما کر یہ واضح کر دیا کہ جس طرح چاند تمام افلاک کی ستاروں اور سیاروں میں سورج کا اصلی نائب اور خلیفہ ہوتا ہے اسی طرح مولانا جلیل بھی میرے حقیقی جانشین اور نائب ہیں۔

8) اسی طرح حضرت جی دامت برکاتہم کو ابتداء سے ہی بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ حاصل رہی اور 9 رمضان المبارک 1416ھ بمطابق 30 جنوری 1996ء بروز منگل حرم جیسی مقدس سرزمین سے عمرہ جیسے مبارک عمل کے دوران خلافت عطا فرما کر خلافت نامہ ارسال فرمایا۔

9) ایک مرتبہ جب بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی عمرہ کے لئے حاضری ہوئی تو کراچی میں بڑی پیرانی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ شدید بیمار ہوگئیں اور اسی مرض میں ان کا انتقال بھی ہوا، تو اس موقع پر بھی بڑے حضرت والاؒ نے حضرت جی دامت برکاتہم کو تمام قافلہ کا امیر اور اپنا نائب مقرر فرمایا اور بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مختصر حاضری دیتے ہوئے پاکستان تشریف لے آئے۔

10) اسی طرح بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موجودگی میں حضرت جی دامت برکاتہم کو خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (گلشنِ اقبال کراچی) میں چلہ لگانے والے مریدین کا امیر مقرر فرمایا۔

11) حضرت جی دامت برکاتہم ہی وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے ''سفرنامہ رنگون و ڈھاکہ'' کی ابتدا میں بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا بحیثیت شیخ کے والہانہ انداز سے تعارف کروا کے ''تعارف و مدح شیخ'' کے موضوعِ دل نواز کی بنیاد ڈالی۔ اس کے بعد سے ہی بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف اور مدح کا سلسلہ مستقل طور پر شروع ہوا۔

12) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے جب پہلی مرتبہ حضرت جی دامت برکاتہم کو خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ (گلشنِ اقبال کراچی) میں بیان کرنے کا حکم فرمایا تو حضرت جی نے ''آدابِ شیخ'' کے عنوان پر نہایت عقیدت سے والہانہ بیان فرمایا جس کے بعد حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

سے عرض کیا کہ مولانا جلیل کے بیان سے مجھے بڑا فائدہ ہوا اور عقیدتِ شیخ میں مزید اضافہ ہوا۔

13) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جی دامت برکاتہم کو خلافت اگرچہ سن 1996ء میں عطا فرمائی تھی لیکن بڑے حضرت والاؒ نے ایک خاص موقع پر خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (گلشنِ اقبال کراچی) میں یہ فرمایا کہ: مولانا جلیل جب پہلے دن ہمارے پاس آئے تھے اور ان کی داڑھی مونچھ بھی نہیں تھی بالکل عنفوانِ شباب میں تھے تو اسی وقت ہمارا دل چاہا کہ ان کو خلافت دے دیں لیکن ہم نے کسی خاص شئے کا انتظار کیا لہذا جب ہم نے اِن میں وہ خاص چیز دیکھ لی تو خلافت کی ذمہ داری ان پر ڈال دی۔

14) سب سے اہم اور بڑی بات یہ ہے کہ بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ (گلشنِ اقبال کراچی) سے قبل نارتھ ناظم آباد بی بلاک میں "جامع مسجد روضۃ العلوم" اور مدرسہ قائم فرمایا تھا۔ اور اِس مقام پر آج بھی بڑے حضرت والاؒ کے خاص انوارات موجود ہیں۔ گلشنِ اقبال (کراچی) منتقل ہونے کے بعد حضرت والاؒ نے حضرت جی دامت برکاتہم کی اس مسجد اور علاقہ کی جانب خصوصی تشکیل فرمائی، پھر ماشاء اللہ اس علاقہ میں بھرپور کام ہوا اور اب تک حضرت جی دامت برکاتہم کی وجہ سے پورے علاقے میں باغ و بہار ہے اور الحمدللہ وہاں ''خانقاہ اختریہ جلیلیہ'' کے نام سے خانقاہ بھی قائم ہوگئی ہے۔

15) ارشاد و سلوک کی راہ میں سب سے اونچی نسبت ''نسبتِ صدیقیت'' ہوتی ہے، الحمدللہ حضرت جی دامت برکاتہم کو یہ نسبت بخوبی حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت جی دامت برکاتہم کو جو شخص بھی دیکھتا ہے یا ان کی مجلس کو سنتا ہے تو وہ برملا یہ کہہ اٹھتا ہے کہ ایسا ہی محسوس ہوتا ہے جیسے بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھے ہیں اور ان کی زیارت کر رہے ہیں

ان تمام باتوں میں واضح اشارات موجود ہیں کہ حضرت جی دامت برکاتہم ہی بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے علوم و معارف کے حقیقی جانشین اور وارث ہیں اور الحمدللہ یہ تمام باتیں اس

بات کی غماز اور واضح دلیل ہے کہ حضرت جی دامت برکاتہم کو اپنے شیخ سے نسبتِ صدیقیت اور نسبتِ اتحادی حاصل تھی۔

حضرت جی دامت برکاتہم کی بحیثیت خلیفہ امتیازیّت

1) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خلفاء میں حضرت جی دامت برکاتہم وہ واحد خلیفہ ہیں جن کے لئے بڑے حضرت والاؒ نے خلافت نامہ حرم کعبہ سے تحریر فرمایا اور جب دیگر خلفاء نے اس کی برکات کا مشاہدہ کیا تو غالباً 1999ء کے سفرِ عمرہ میں ان حضرات نے حضرت والاؒ سے درخواست کی کہ ہمیں دوبارہ سے حرمِ کعبہ میں خلافت دی جائے۔ حضرت والاؒ نے حرم میں موجود تمام خلفاء اور حضرت جی دامت برکاتہم کو بھی دوبارہ خلافت عطا فرمائی۔ اس طرح حضرت جی دامت برکاتہم کو یہ اعزاز دومرتبہ عطا ہوا، حضرت جی دامت برکاتہم نے اس موقع پر اپنے پیر بھائیوں سے فرمایا کہ ''میرا تو ڈبل کام بن گیا، آپ حضرات کو حرم میں ایک مرتبہ اور مجھے دومرتبہ خلافت عطا ہوئی''۔

2) حضرت جی دامت برکاتہم کا جب بھی کراچی آنا ہوتا تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ بیان کرنے کا حکم ضرور فرماتے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (گلشنِ اقبال کراچی) میں موجود حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی احباب کا حضرت جی دامت برکاتہم کے بارے میں یہی خیال تھا کہ یہ جب کراچی تشریف لاتے ہیں تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے قلب پر عجیب مضامین وارد ہوتے ہیں اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ اکثر مولانا جلیل کی جانب دیکھتے ہیں۔

3) حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت جی دامت برکاتہم کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ اگر کوئی خاص مضمون وارد ہوتا تو حضرت والاؒ خدام سے فرماتے کہ یہ مضمون مولانا جلیل کو بذریعہ فون سنا دیں کیونکہ مولانا میری بات کو آگے پھیلاتے ہیں اور میرے (علمی وروحانی) مال کو آگے تقسیم کرتے ہیں۔

4) ''بہاولنگر'' میں جب اصلاح وارشاد کا کام شروع ہوا تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''جس کام کی بنیاد میں نے رکھی اور اسے جاری کیا تو مولانا جلیل نے بہاولنگر میں نہ صرف یہ کہ

اسے محفوظ کیا بلکہ اسے آگے بھی بڑھایا'' اور پھر حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے ''خانقاہ بہاولنگر'' کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ "وہ ہماری ایجنسی ہے''۔

5) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی دو مرتبہ 1997ء اور 2000ء میں بہاولنگر تشریف آوری ہوئی تو بڑے حضرت والا نے احبابِ بہاولنگر کو حضرت جی دامت برکاتہم سے استفادہ کی تاکید فرمائی۔

6) حضرت جی دامت برکاتہم کو جب دینِ متین کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں تو اس دوران بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا مظہر میاں صاحب دامت برکاتہم سے ارشاد فرمایا کہ: میرا دل ہر وقت مولانا جلیل کے لئے بے چین ہے اور میں مسلسل اُن کے لئے دعا گو ہوں۔ حضرت جی دامت برکاتہم بھی بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے اُتنے ہی بے چین تھے جس قدر حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ بے چین تھے لہٰذا رہائی کے اگلے ہی دن حضرت جی دامت برکاتہم نے بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے کراچی کا سفر فرمایا۔

7) حضرت جی دامت برکاتہم کی خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (گلشن اقبال کراچی) آمد پر بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نہایت خوش ہو کر خوب دعائیں دیتے اور یہ فرماتے کہ: مولانا جلیل آپ جب بھی خانقاہ آئیں پیچھے نہ بیٹھا کریں، آگے مجمع موجود ہو پھر بھی آگے آکر میرے قریب بیٹھا کریں۔اسی طرح بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جی دامت برکاتہم کے لئے مجمع سے مخاطب ہو کر یہ بھی فرماتے کہ: ہٹ جاؤ!!! شیرِ پنجاب آرہا ہے۔

8) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے لئے جو خطوط آتے، تو کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جی دامت برکاتہم سے فرمایا کہ ''بس تم ہی اس کا جواب لکھ دو" تو حضرت جی دامت برکاتہم تعمیلِ حکم میں خط کا جواب تحریر فرما کر نیچے لکھ لیا کرتے "بحکم حضرت والاؒ، جلیل احمد اخون''۔

9) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اُن کی زندگی میں یا اُن سے متعلق جتنی بھی تحریریں ہیں وہ بنیادی طور پر دو حضرات کے ذریعے منظر عام پر آئیں، سب سے پہلے حضرت سیّد میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھا کرتے تھے اور پھر دوسرے نمبر پہ حضرت جی دامت برکاتہم نے

بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جمع فرمائے اور سفرنامے تحریر فرمائے، بلکہ سفرنامہ لکھنے کی بنیاد حضرت جی دامت برکاتہم نے "سفرنامہ رنگون و ڈھاکہ" لکھ کر رکھی اور بعد میں قارئین و متعلّقین کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں اضافہ بھی فرمایا۔ اس سے قبل بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے سفری حالات نہ ذکر کئے جاتے، نہ تحریر ہوتے تھے۔ "سفرنامہ رنگون وڈھاکہ" کے بعد حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ترکی، افریقہ، انگلینڈ وغیرہ کے سفری حالات لکھے جاتے رہے جن سے بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی عملی زندگی سامنے آتی رہی، اس کی بنیاد بھی اللہ کے فضلِ خاص سے حضرت جی دامت برکاتہم نے ہی رکھی۔

حضرت جی دامت برکاتہم نے جس تسلسل اور عاشقانہ انداز سے بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے سفرنامے تحریر فرمائے اس کیفیت اور خوبی کو دیکھتے ہوئے حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جی دامت برکاتہم سے فرمایا کہ "حضرت والا کا حرمین شریفین کا سفرنامہ لکھنے کی بہت کوشش کی گئی لیکن ہم سے نہیں لکھا گیا، یہ آپ ہی کے حصّہ میں ہے آپ ہی اسے لکھیں" لہذا حضرت جی دامت برکاتہم نے تعمیلِ حکم میں "سفرنامہ حرمین" تحریر فرمایا جسے بہت زیادہ پسند کیا گیا۔

10) جب حضرت جی دامت برکاتہم نے تحریرات کا سلسلہ شروع فرمایا تو بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جی دامت برکاتہم سے فرمایا کہ "اپنی تحریر کسی بھی تین مستند علماء سے پڑھوالیا کرو تاکہ اس میں کوئی کمی بیشی یا شرعی اشکال نہ رہے"۔ لیکن پھر بعد میں بڑے حضرت والاؒ نے حضرت جی دامت برکاتہم سے فرمایا کہ "مجھے آپ کے علم پر اعتماد ہے لہذا آپ خود ہی تین مرتبہ پڑھ لیا کریں"۔

11) خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (گلشنِ اقبال) میں جب حضرت جی دامت برکاتہم کا بیان شروع ہوتا تو بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے کہ "مولانا جلیل کا تعارف کروائیں، یہ بڑے عالم اور شیخ الحدیث ہیں" تو حضرت جی دامت برکاتہم، بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرتے کہ "میں تو کچھ بھی نہیں ہوں لیکن جب آپ نے فرمادیا ہے تو اِن شاء اللہ، اللہ بنا بھی دیں گے"۔

12) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر مدینہ شریف میں حضرت جی دامت برکاتہم

سے فرمایا کہ ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ معلّمیت پوری کرنا چاہتا ہوں'' لہٰذا بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے حضرت جی دامت برکاتہم کو اور حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا عبدالرّحمٰن کوثر صاحب دامت برکاتہم کو مسجدِ نبوی میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں جانب اپنے ساتھ بٹھا کر ''نحو" اور کچھ دوسرے اسباق پڑھائے، اس طرح سے حضرت جی دامت برکاتہم کو بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے ''شرفِ تلمّذ'' بھی حاصل ہوگیا۔

13) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی ''سندِ حدیث'' بہت عالی تھی، جس کی بطورِ خاص اجازت، حضرت جی دامت برکاتہم کو عنایت فرمائی۔

14) ایک مرتبہ بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (گلشنِ اقبال کراچی) میں اپنی نشست پر موجود تھے۔ اسی دوران صاحبزادہ حضرت مولانا مظہر میاں صاحب دامت برکاتہم اور حضرت جی دامت برکاتہم اکٹھے خانقاہ میں داخل ہوئے، تو بڑے حضرت والاؒ نے ان دونوں کو دیکھ کر فرمایا کہ'' دیکھو!!! دونوں بھائی آرہے ہیں، یہ دونوں بھائی لگتے ہیں کہ نہیں؟؟؟ ایک انیس ہے تو دوسرا بیس ہے''۔

15) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر حضرت جی دامت برکاتہم کے متعلق فرمایا کہ ''ولانا، بالکل ایسے ہی ہیں جیسے ہمارے گھر کے فرد ہیں''۔

16) ایک مرتبہ حضرت جی دامت برکاتہم، کسی عذر کی وجہ سے بڑے حضرت والاؒ کی دوپہر میں ہونے والی مجلس میں شریک نہ ہوسکے، جس پر بڑے حضرت والاؒ نے کچھ ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ لہٰذا حضرت جی دامت برکاتہم فوراً خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جی دامت برکاتہم کو بطورِ خاص شفقت کے سزا دیتے ہوئے کھڑا فرما دیا۔ پھر بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کمرہ خاص میں تشریف لے جانے کے بعد حضرت جی دامت برکاتہم سے فرمایا کہ'' مولانا !!! جو شربت ہم نے ہاتھی کے لئے تیار کر رکھا تھا وہ ہم چیونٹیوں کو کیسے

پلا دیتے، وہ تو خاص آپ کے لئے تھا‘‘۔

17) فالج کے حملے کے بعد سے بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت ناساز رہنے لگی جس کی وجہ سے خانقاہ (گلشنِ اقبال کراچی) میں افسردگی کا عالم چھایا رہتا تھا لیکن جب حضرت جی دامت برکاتہم ’’بہاولنگر‘‘ سے تشریف لاتے تو بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ یک دم سے کِھل اٹھتے اور مسکراہٹ ظاہر ہو جاتی اور پھر فرماتے کہ ’’مولانا جلیل کا بیان کرواؤ‘‘ اور جیسے ہی حضرت جی دامت برکاتہم کا بیان شروع ہوتا تو خلفاء میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی۔ پھر یہ بات اتنی شدت سے محسوس کی جانے لگی کہ جب بھی بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوتی تو بعض خلفاء یہ مشورہ دیتے تھے کہ مولانا جلیل کو بہاولنگر سے بلوایا جائے کیونکہ مولانا کو دیکھ کر حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ خوش ہو جاتے ہیں۔

18) اسی طرح بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے بیماری کے ایام میں یہ بات بھی بارہا دیکھی گئی کہ جب بھی حضرت جی دامت برکاتہم تشریف لاتے، تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ شدید علالت و نقاہت کے باوجود اپنا بیڈ (سر کی جانب سے) اٹھوا کر بیٹھ جاتے، پھر نہایت خوشی اور گرم جوشی سے معانقہ فرماتے ہوئے حضرت جی دامت برکاتہم کو اپنے سینہ مبارک سے لگا لیتے۔

19) حضرت مولانا مظہر میاں صاحب دامت برکاتہم نے 2012ء میں بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں ’’سندھ بلوچ سوسائٹی" میں تین روزہ ’’اصلاحی و روحانی‘‘ اجتماع منعقد کروایا اس اجتماع میں دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً بنگلہ دیش، برما، انگلینڈ، ساؤتھ افریقہ، عرب امارات، سعودی عرب، ری یونین وغیرہ اور پاکستان بھر سے بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء تشریف لائے تھے اس دوران حضرت جی دامت برکاتہم ’’اصلاحی و روحانی‘‘ سفری سلسلہ میں آسٹریلیا میں موجود تھے۔ لہذا حضرت مولانا مظہر میاں صاحب دامت برکاتہم نے حضرت جی دامت برکاتہم کو پیغام بھجوا کر جلد پاکستان آنے کو کہا۔ اس طرح سے اجتماع کا سب سے اہم اور آخری بعد نمازِ مغرب ہونے والا بیان حضرت جی دامت برکاتہم نے فرمایا، جو کہ ’’آدابِ راہِ محبت‘‘ کے نام سے کراچی سے چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔

20) سرمایہ حیات

سب سے اہم اور آخری امتیاز جو درحقیقت تمام امتیازات کا مجموعہ اور حاصل ہے، جسے حضرت جی دامت برکاتہم بھی اپنا "سرمایہ حیات" سمجھتے ہیں، یعنی بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے وہ آخری لمحات، جو حضرت جی دامت برکاتہم کے لئے مزید یقینی سعادتوں کا ذریعہ بن گئے۔ ذیل میں اُن حالات کو اختصار سے ملاحظہ کیجئے۔

خانقاہ پہنچنے سے پہلے..........

حضرت جی دامت برکاتہم بوقتِ عصر کراچی نارتھ ناظم آباد میں سید اختر غازی صاحب دامت برکاتہم کے گھر آرام فرما رہے تھے کہ بڑے حضرت والاؒ کے متعلق تشویشناک خواب دیکھنے کی وجہ سے حضرت جی دامت برکاتہم کی اچانک آنکھ کھل گئی۔ جب فون کی جانب نظریں گئیں تو دیکھا کہ "بہاولنگر" سے تعلق رکھنے والے بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے خادمِ خاص "برکت اللہ صاحب" کی کافی ساری کالز آئی ہوئی تھیں۔ حضرت جی دامت برکاتہم فوراً گاڑی میں بیٹھ کر جناب سیّد احمر غازی حفظہ اللہ، سیّد اختر غازی صاحب حفظہ اللہ اور عاشقِ جلیل امام العارفین والمسترشدین صوفی فیاض محمود جلیلی صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (گلشنِ اقبال کراچی) کی جانب روانہ ہوئے۔ ضیاء الدین ہسپتال کے قریب سے گزرتے ہوئے حضرت جی نے ارشاد فرمایا کہ "بس!!! یہ آج کا دن ہے، اب مزید (حیات) مشکل معلوم ہوتی ہے"۔

خانقاہ پہنچنے کے بعد..........

جب حضرت جی دامت برکاتہم خانقاہ پہنچے تو خانقاہ کے باہر ایک گرل (Grill) عارضی طور سے نصب کی گئی تھی۔ اس وقت خانقاہ کے اندر صاحبزادہ حضرت مولانا مظہر میاں صاحب دامت برکاتہم سمیت چند بڑے خلفاء موجود تھے۔ حضرت جی دامت برکاتہم کی شانِ عاجزی کا

یہ عالَم تھا کہ نہ از خود گرل کھلوائی اور نہ گارڈ سے کہا مجھے اندر جانے دیں، ورنہ تو حضرت جی دامت برکاتہم کہہ بھی سکتے تھے اور حضرت جی دامت برکاتہم کو اجازت بھی تھی لیکن ایک عام شاگرد و مرید کی طرح حضرت جی دامت برکاتہم وہیں کھڑے ہو کر احاطہ صحن میں رکھے مختلف رسائل و مواعظ کو نہایت بے چینی کے عالم میں کھولنے اور بند کرنے لگے، اسی اثناء میں بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے مولانا ابراہیم صاحب دامت برکاتہم کی حضرت جی دامت برکاتہم پر اچانک نظر پڑی، تو بذریعہ خادم فوراً اندر بلوایا۔

خانقاہ میں داخل ہونے کے بعد..........

خانقاہ میں کافی حضرات موجود تھے لیکن کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کے مزید قریب جائیں یا چھوئیں لیکن حضرت جی دامت برکاتہم نے اندر جاتے ہی اپنے پیارے شیخ کے ماتھے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر پیشانی پر بوسہ دیا (اسی دوران بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو نکلے جو کہ بہتے ہوئے حضرت جی دامت برکاتہم کے دستِ مبارک میں آگرے، حضرت جی دامت برکاتہم نے فوراً ان آنسوؤں کو ہاتھوں اور چہرے پر مل لیا) حضرت جی دامت برکاتہم کے اس عمل کو دیکھ کر حضرت مولانا مظہر میاں صاحب دامت برکاتہم، حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے مولانا ابراہیم صاحب دامت برکاتہم، مولانا اسماعیل صاحب دامت برکاتہم، مولانا اسحاق صاحب دامت برکاتہم اور وہاں موجود دیگر خلفاء نے بھی پیشانی کو بوسہ دیا، ورنہ اس سے پہلے کسی کی ہمت اور مجال نہ تھی۔

الوداعی لمحات.........

نمازِ مغرب کا وقت جیسے ہی داخل ہونے لگا خانقاہ میں موجود تمام حضرات مسجد چلے گئے صرف دو خدام اور حضرت جی دامت برکاتہم اس موقع پر بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود رہے اور اس طرح بڑی حد تک عاشقِ اختر حضرت جی دامت برکاتہم کو اپنے مُحِبِّ صادق کے ساتھ بوقتِ رخصت نعمتِ تنہائی میسر ہوگئی، جو کہ ایک عاشقِ صادق اور محبوبِ صادق کی

شدید دلی تمنا ہوا کرتی ہے۔ (حضرت جی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ" والد یا شیخ کی زندگی کے آخری لمحات واوقات میں جو اپنے والد یا شیخ کے قریب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عموماً ان کی ساری نسبتیں اُسی اولاد و مرید میں منتقل فرما دیتے ہیں)۔

حضرت جی دامت برکاتہم نے خانقاہ میں ہی موجود دو خدام کے ساتھ مغرب کی نماز ادا فرمائی اور فوراً ہی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ پر نزع کے آثار کا تقریباً ظہور ہو چکا تھا، حضرت جی دامت برکاتہم نے فوراً سے حضرت والاؒ کے سرِ مبارک کو اپنے دستِ مبارک میں لے لیا اور اسی عالم میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی روح، عرفان و معرفت کی مزید اعلیٰ منازل طے کرنے کے لئے عالمِ فانی سے عالمِ باقی کی طرف پرواز کر گئی۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی

اک شخص سارے شہر کو ، ویران کر گیا

بہرحال!!! بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی تکفین و تجہیز اور غسل دینے کے لئے چند حضرات کے نام منتخب کئے گئے لیکن تمام حضرات پر بحیثیتِ امیر و سرپرست حضرت جی دامت برکاتہم کو مقرر کیا گیا، اعضاءِ سجود پر خوشبو لگانے کی سعادت بھی حضرت جی دامت برکاتہم کے حصے میں آئی اور تدفین کے بعد دعا کیلئے بھی حضرت جی دامت برکاتہم کا انتخاب کیا گیا۔ الحمد للہ علی ذٰلک

اِن آخری اوقات میں قدرت نے کتنے عالی اعزازات حضرت جی دامت برکاتہم کی جھولی میں سمیٹ دیئے، جو کہ واقعی حضرت جی دامت برکاتہم کا "سرمایہ حیات" کہلائے جانے کے قابل ہیں۔

مثلاً:

1) بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک کو اپنے ہاتھوں میں لینا۔

2) پیشانی پہ بوسہ دینا۔

3) آنسوؤں کا حضرت جی دامت برکاتہم کے ہاتھوں پر گرنا۔

4) ان آنسوؤں کو ہاتھوں اور چہرے پر ملنا۔

5) تنہائی کا میسر آنا۔

6) حضرت جی دامت برکاتہم کے دستِ مبارک میں بڑے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی روح پرواز کرنا۔

7) غسل دینے والے حضرات کی ٹیم میں نہ صرف یہ کہ شمولیت کا ملنا بلکہ ان کا امیر و سرپرست مقرر ہونا۔

8) اعضاءِ سجود پر خوشبو کا لگانا۔

9) تدفین کے بعد دعا کے لئے انتخاب کا ہونا۔

اِن تمام باتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ:

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَآءُ

ایں سعادت، بزورِ بازو نیست

آخر میں بندہ کے حضرت جی دامت برکاتہم کی مدح میں لکھے گئے عربی کلام کے آخری دو شعر پیشِ خدمت ہیں۔

انت غلبْتَ الزّمانَ — بالجناحِ المتینِ العُراۃ

جئتَ افلحتَ البلادَ — مرحباً یا غالبَ الاقطاب

یعنی اے حضرت جی دامت برکاتہم آپ اپنے مضبوط اور شانِ روحانیت سے بھرپور پروں سے زمانہ پر غالب آئے ہیں۔ اور آپ نے اللہ کی محبت کی اشاعت کے لئے دنیا میں موجود ممالک کے کئی شہروں میں آباد لوگوں کے قلوب کو فتح کر لیا ہے۔ تمام قطبِ زماں اولیاء پر غالب آنے والے ہمارے حضرت جی کو مرحبا اور خوش آمدید ہو۔

اللہ تعالیٰ حضرت جی دامت برکاتہم کی صحیح معنوں میں ہمیں قدردانی کی توفیق عطا فرمائے اور نسبتِ اختر کو نسبتِ جلیل کی شکل میں پوری دنیا میں عام و تام فرما دے۔ (آمین)

از قلم: خادمِ حضرت والا، معین الدین جلیلی عفی عنہ

24/ اپریل/ 2020ء بمطابق 1/ رمضان/ 1441ھ

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا وسندنا وحبيبنا وشفيعنا ومولانا محمداً عبده ورسوله

صلى الله تعالى وعلى اٰله واصحابه وبارك وسلم

اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطين الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم

ثم لا تينهم من بين ايديهم ومن خلفهم وعن ايمانهم وعن شمائلهم ولا تجد اكثرهم شٰكرين

وقال تعالىٰ: اعملوا اٰل داؤد شكراً وقليل من عبادی الشكور

صدق الله العظيم

میرے محترم بزرگو اور دوستو!

کافی مدت کے بعد اس (آن لائن ایپ) کے ذریعے سے دین کی بات سنانے کی توفیق ہو رہی ہے۔ کئی دن سے جب سے ایسے حالات پیش آئے ہیں قلب پر ایک کیفیت طاری ہے کہ یہ سب ہماری ناشکری کا نتیجہ ہے۔

ناشکری اور شیطان کا چیلنج

شیطان نے جب اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کیا تھا تو اس دوران شیطان نے ایک بات یہ بھی کہی تھی کہ میں انسانوں کو گمراہ کیسے کروں گا؟

ثم لا تينهم من بين ايديهم ومن خلفهم وعن ايمانهم وعن شمائلهم
ولا تجد اكثرهم شٰكرينَ (پارہ ۸، سورہ اعراف، آیت نمبر ۱۷)

چنانچہ شیطان نے کہا:

"ثم لا تينهم من بين ايديهم" کہ میں انسان کے آگے سے گمراہی کے اسباب لاؤں گا۔

''وَمِنْ خَلْفِهِمْ'' اور پیچھے سے لاؤں گا۔

''وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ'' اور دائیں سے لاؤں گا۔

''وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ'' اور بائیں سے لاؤں گا۔

اور پھر شیطان نے چیلنج کرتے ہوئے کہا:

''وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ'' ۔ اے اللہ اکثر انسانوں کو تو ناشکرا پائے گا

تیرے بندے تیری نعمتیں استعمال کریں گے، تیری نعمتیں کھائیں گے لیکن تیرا شکرادا نہیں کریں گے، ہر شئی کو غیر کی طرف منسوب کریں گے، ہر نعمت کو اپنی طرف یا غیر کی طرف منسوب کریں گے۔ تو جو اصل نعمتیں دینے والا داتا ہے اس کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہیں کریں گے، نعمتوں کو منسوب نہیں کریں گے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا (چونکہ یہ وہ پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری نعمتیں بھی بہت دیں اور بادشاہت کے ساتھ ساتھ نبوت بھی عطا فرمائی)

اعملوا ال داؤد شکرا اے آل داؤد خوب شکر کیا کرو!!!

اور پھر اللہ تعالیٰ نے شکایت کرتے ہوئے فرمایا:

فَقَلِيْلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْر (پارہ ۲۲، سورہ سبا، آیت نمبر ۱۳)

کہ میرے بندوں میں بہت کم شکر گذار ہیں

نعمتِ آزادی اور ہماری محرومیاں

آج یہ جو حالات پیش آئے ہوئے ہیں ہم کتنی نعمتوں سے محروم ہیں یعنی کئی طرح کی روحانی اور جسمانی نعمتوں سے محروم ہیں۔

آج سب سے اہم چیز انسان کی آزادی ہے وہ آزادی سلب ہے، آج بغیر جیل کے پوری دنیا جیل بنی ہوئی ہے۔ ہمارے کرتوتوں کی وجہ سے ایسا عذابِ الٰہی (کرونا وائرس) ہم پر نازل

ہے۔ہم نے ان نعمتوں کا احساس نہیں کیا جو ہمیں رات دن حاصل تھیں۔آج ان نعمتوں تک پہنچنا اوران کا حصول کتنا مشکل ہو گیا ہے!!! آج مساجد میں جانا ہمارے لئے کتنا مشکل ہو گیا!!! آج مدارس میں بیٹھ کر تدریس کرنا مشکل ہو گیا۔آج مارکیٹوں اور بازاروں میں جانا مشکل ہو گیا۔آج گھر سے باہر نکلنا مشکل ہو گیا۔آزاد فضائیں جو ساری اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مسخر کرر کھی تھیں آج سب ہماری دسترس سے باہر نکل گئیں یہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ نعمتیں میں ہی دیتا ہوں، میں چاہوں تو پورے عالم کی نعمتیں ایک لمحے میں سلب کرلوں۔

ترقیِ انسانیت کا بنیادی راز

انسان اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتا ہے، حالانکہ انسان کی ترقی عجز وانکساری میں ہے۔ انسان جب اپنے آپ کو مٹا لیتا ہے اور ہر کام میں مولا کی ذات کو دیکھتا ہے تو یہ کامل بنتا ہے اور کاملین میں شامل ہوتا ہے۔ جب اس کے سامنے اپنی ذات آتی ہے اپنی کاوش آتی ہے اپنی محنت آتی ہے یا غیر کی طرف منسوب کرتا ہے کہ فلاں نے یہ کر دیا فلاں نے یہ کر دیا، فلاں نے ملک میں ایسا کیا اور ویسا کر دیا۔ اور غیروں کی ''واہ واہ'' کر کے آسمان پہ چڑھا دیتا ہے کہ فلاں نے اتنی ترقی کر لی تو پھر اللہ اپنی طاقت دکھاتے ہیں اور سب دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

ہماری موجودہ بے بسی اور ایک عظیم گناہ

آج جس جگہ ہم کھڑے ہیں اس میں امیر غریب، بڑے چھوٹے، پڑھے لکھے ان پڑھ، مرتبے والے غیر مرتبے والے، آقا غلام، مالک مزدور، کسی میں کوئی فرق ہی نہیں رہا۔ سب ایک کھاتے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اول تو مرنے کے بعد ایسا ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد قبرستان میں سب پڑے ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی مختصر زندگی میں ہمیں اپنی آنکھوں سے دکھلا دیا کہ میں کیسے سب کو ایک ہی طرح سے برابر کر دیتا ہوں۔ اللہ کے سامنے کسی کا جاہ وجلال ، کسی کا مال و دولت، کسی کا علم وفضل، کسی کا مقام ومرتبہ، کسی کے ختیارات چلنے والے نہیں ہیں۔

اب دیکھ لیں!!! سب سر چھپاتے پھر رہے ہیں۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ نے ہمیں احساس دلایا ہے کہ رات دن میری نعمتیں استعمال کر کے بھی میرا نام نہیں لیتے تھے، مجھے یاد نہیں کرتے تھے، میری طرف نعمتوں کی نسبت نہیں کرتے تھے، نسبت بھی غیروں کی طرف کرتے تھے، اب دیکھ لو میری طاقت اور تمہاری بے بسی۔ اللہ ہمیں معاف فرمائے۔

ہم اگر اپنے الفاظ پر غور کریں جو رات دن ہم بولتے تھے۔ اگر یوں ہوا تو یہ ہو جائے گا اور وہ ہو جائے گا۔ اللہ ہمیں معاف فرمائے بہت ہی بڑے گناہ کا صدور ہم سے ہوتا رہا ہے کہ ہم ٹیکنالوجی اور فلاں فلاں چیزوں کی طرف ہر وقت نسبتیں کرتے رہے فلاں یوں ہو گیا، فلاں یوں ہو گیا۔

ٹیکنالوجی بھی اللہ کی مخلوق

بھائی ٹیکنالوجی بھی اگر کسی کے دماغ میں آتی ہے تو وہ اللہ ہی ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی قرآن مجید میں فرما دیا ہے:

وَ یَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ (پارہ ۱۴، سورہ نحل آیت نمبر ۸)

(اے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت) اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو پیدا فرمائیں گے جس کا تمھیں علم بھی نہیں ہوگا۔ ہم آئندہ چل کر ایسی چیزیں لائیں گے جس کا تمہیں ابھی علم بھی نہیں ہے ابھی اگر ہم تمھیں بتائیں گے تو بات سمجھ نہیں آئے گی کہ انسان ہوا میں بھی اڑے گا!!! اور انسان مستقبل میں کس کس طریقے سے زمین پر گھوڑے اور خچر وغیرہ کے علاوہ کیسی کیسی سواریاں بنا کر چلائے گا، اُس زمانے میں بالکل بھی اِن سواریوں کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا تھا جو اِس زمانے میں موجود ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَ یَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ

اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی بھی دنیا میں ترقیات ہوئی ہیں یہ بواسطہ اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اللہ ہی ذہن میں ڈالتے ہیں۔ اللہ چاہتے تو پہلے بھی کسی کے ذہن میں ڈال سکتے تھے، لیکن جوں جوں جس چیز کا وقت آتا گیا اللہ تعالیٰ اس وقت وہ بات ذہن میں ڈالتے چلے گئے اور وہ چیز وجود

میں آتی چلی گئی۔ وہ مسلمان نے ایجاد کی ہو یا غیر مسلم نے ایجاد کی ہو اس میں کوئی فرق نہیں ہے اس لئے کہ سب اللہ کے بندے اور غلام ہیں جس سے چاہتے ہیں کام لے لیتے ہیں، جس کو چاہتے ہیں کسی خدمت میں لگا دیتے ہیں۔ آقا کی مرضی ہے آقا کے لیے یہ پابندی نہیں ہے کہ وہ ماننے والوں سے خدمت لے اور نہ ماننے والوں سے نہ لے، ایسا کچھ نہیں ہے۔

ناشکری، ناقدری اور ناز پر خدائی گرفت کی موجودہ چند صورتیں

دیکھیں!!! آج اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ بہت ساری نعمتوں کے استعمال سے ہم قاصر ہیں اور آج ہم ان نعمتوں کو استعمال بھی نہیں کر پا رہے، یہ کیا ہے؟؟؟ یہ اس لئے کہ اللہ نے بتایا ہے کہ دیکھو جب انسان ناشکری کرتا ہے تو نعمتیں چلی جاتی ہیں اور آج نعمتیں ہمارے ہاتھ سے چلی گئی ہیں۔ جن کی چند شکلیں اور صورتیں یہ ہیں۔

صورت نمبر ۱...... مساجد کی نعمت سے محرومی

آج مسجدوں میں نماز ادا کرنے سے ہم محروم ہیں کیونکہ ہم نے مسجد کی نعمت کی قدر نہیں کی۔

صورت نمبر ۲...... مدارس کی نعمت سے محرومی

آج مدرسوں میں ہم تدریس سے محروم ہیں کیونکہ ہم نے ان مدارس کے ماحول کی قدر نہیں کی، یہ جو اللہ نے ہمیں اتنی بڑی توفیقات دی تھیں کہ یہاں پر ہم قال اللہ اور قال الرسول پڑھتے پڑھاتے تھے ہم اسی ناز میں رہے کہ پتا نہیں ہم کتنا بڑا کام کر رہے ہیں اور امت پر احسان کر رہے ہیں۔ اللہ نے فرمایا یہ تو ہماری توفیق ہے ہم نے چاہا تو بند کروا دیا اب تم کیا کر سکتے ہو؟؟؟

صورت نمبر ۳...... دعوت و تبلیغ کی نعمت سے محرومی

جماعتیں آ جا رہی تھیں، ماشاء اللہ اِدھر جا رہی ہیں اُدھر جا رہی ہیں۔ اتنے اتنے چلّے لگا لئے، ان سب پر تفاخر ہو رہا تھا۔ اب مرکز خالی پڑے ہیں آج سب گھروں میں سر چھپا کر بیٹھے ہیں، وہ مقیمین جو بیچارے رائیونڈ میں ایک عرصے سے مقیم ہیں اپنا گھر بار بھی ختم کر کے

آ گئے تھے انہیں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ پیچھے ہمارا کوئی ہے بھی کہ نہیں یا اگر ہے تو کس طرح وہ زندگی گزار رہے ہیں۔ آج بوریا بستر باندھ کر انہیں بھی جانا پڑا اور پتا نہیں کون کہاں پر گیا!!!

صورت نمبر ۴......اہل اللہ کی صحبت سے محرومی

یہ اخروی نعمتیں جو ہمارے پاس تھیں اگر ہم اسی کا جائزہ لیں ہم لوگ تو چونکہ الحمدللہ دیندار طبقے سے تعلق رکھتے ہیں یہ بھی اللہ کا فضل ہے لیکن ہم انہی نعمتوں کو دیکھیں کہ جو آخرت کی مجلسوں میں آرہے تھے، بزرگوں کے پاس جارہے تھے، ہم نے یہ آنا جانا بس ایک روٹین ورک (Routine work) سمجھ لیا تھا۔ اسی کا نتیجہ ہے آج ہم محروم ہیں آج ہم ایک دوسرے کی زیارت وملاقات سے محروم ہیں۔ آج پانی پیاسے کو ترس رہا ہے اور پیاسا پانی کو ترس رہا ہے، آج یہ حال ہے کہ شیخ مریدوں کا نظارہ کرنے کو اور مریدین شیخ کا دیدار کرنے کو ترس رہے ہیں۔
اس موقع پر مجھے عارف باللہ حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر بڑی شدت سے یاد آتا ہے۔

مجھ کو خلوت میں بھی یاد تیری رہے
اے خدا عاشقوں کا نظارہ بھی دے

یوں بیانِ محبت زباں پر تو ہے
اے خدا مجھ کو آنسو کا دریا بھی دے

اپنے اختر کو دے نعمتِ علم بھی
اور زباں پر محبت کا نعرہ بھی دے

(فیضانِ محبت: ص ۲۶۷)

آج شیخ کی زیارت نہیں ہے آج عاشقوں کا نظارہ نہیں ہے یہ کیا ہے؟ یہ صرف اور صرف ناقدریوں کا نتیجہ ہے۔ آج اس وقت خدانخواستہ کوئی واقعہ ہوجاتا ہے تو حالات ایسے ہیں کہ کوئی کہیں پہنچ بھی نہیں سکتا گھر کے پچھلے حصے میں کسی کا جنازہ ہو رہا ہو تو حالات ایسے چل رہے ہیں کہ جنازے میں شرکت کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔

صورت نمبر ۵......معاشی وسائل کی نعمت سے محرومی

اسی طرح ایک مزدور یہ کہتا تھا کہ جی میں تو صبح سے شام تک بڑی مشقت سے پیسے کماتا ہوں اللہ نے فرمایا: تم جوان پیسوں کو اپنی مشقت کی طرف منسوب کرتے تھے کہ میں مشقت اور محنت کرتا ہوں تو مجھے روزی روٹی ملتی ہے، تو پھر جاؤ اب مشقت کرو اور کما کر دکھاؤ!!!؟

صورت نمبر ۶......فنی تعلیم کے ذرائع سے محرومی

اسکول و کالجز میں طلباء کہتے تھے کہ ہم بہت محنت کرتے ہیں تو ہمیں ڈگریاں ملتی ہیں۔

اللہ نے فرمایا اچھا اب امتحان دے دو اور ڈگریاں لے کر دکھا دو۔

صورت نمبر ۷......حرم کعبہ اور زیارتِ دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محرومی

اسی طرح حرمین شریفین کی حاضری کے بارے میں کہتے تھے کہ جب ہمارا جی چاہے چھلانگ لگا کر چلے جائیں گے ہمارے پاس پیسہ ہے، بس جی اگلے سال بکنگ ہے، یہاں بکنگ ہے وہاں بکنگ ہے۔ اب کیا ہوا؟؟؟ اب تو لوگ وہاں جا کر بھی محروم ہیں وہاں پہنچ کر بھی عمرہ نہیں کر پا رہے، وہاں پہنچ کر بھی طواف نہیں کر پا رہے، وہاں پہنچ کر بھی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اقدس پر حاضری نہیں ہو پا رہی۔

معرفتِ خداوندی کا ایک عظیم دروازہ

اللہ اکبر!!! اگر دیکھا جائے اور غور کیا جائے تو رب تعالیٰ نے موجودہ حالات کے ذریعے اپنی معرفت کا بہت بڑا دروازہ ہم پہ کھولا ہے۔ یہ بات سمجھ لیں کہ کوئی ادنیٰ سی ادنیٰ بھی نعمت ہو یا کائنات کی کوئی بھی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز ہو اُس کی نسبت مولا کی طرف ہے۔

اس لئے یہ جو قرآن کریم کی آیت ہے:

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ (پارہ نمبر ۱۴، سورہ نحل آیت نمبر ۵۳)

ہمارے حضرت والا حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر ہمیں اس آیت کے بارے میں تنبیہ فرماتے تھے کہ:

وما بکم من نعمۃٍ فَمِنَ اللہ   جو اچھائی اور نعمت بھی تمہیں ملتی ہے

" نعمۃٍای نعمۃٍ قلیلۃٍ " نعمت عربی زبان کا لفظ ہے اور اس آیت میں "نعمۃٍ" نکرہ لائے ہیں، مطلب یہ ہے کہ ذرا سی بھی کوئی نعمت تمہیں ملتی ہے ''فمن اللہ'' وہ اللہ کی طرف سے ہے۔

وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَئِيَۃٍ فَمِنْ نَفْسِكَ   (پارہ ۵، سورہ نساء، آیت نمبر ۷۹)

اور جو چھوٹی سے چھوٹی برائی بھی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہاری طرف سے ہے

یعنی تمہاری طرف سے تو خطا ہی خطا ہے اور ہماری طرف سے عطا ہی عطا ہے۔

عجیب نکتہ

بہر حال شیطان نے اللہ سے کہا تھا:

"ولا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَكِرِيْنَ"   اللہ میں انسانوں کو ایسا کردوں گا کہ ان کی اکثریت ناشکر گذار ہوگی۔

دیکھیں!!! لفظِ اکثر جو ہوتا ہے نا اس کو عربی زبان میں "حکم الکل" کہتے ہیں، عربی زبان میں جہاں لفظ "اکثر" آجائے تو مطلب یہ ہوتا ہے "سب کے سب" یعنی جو شکر گذار ہیں اُن میں بھی کمی ہے، وہ بھی شکر کرنے میں کمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، وہ بھی اس درجے کا شکر ادا نہیں کر رہے جس درجے کا اُن کو شکر ادا کرنا چاہیے، تو پھر دوسروں کی تو بات ہی کیا ہے جو ویسے ہی ناشکری کر رہے ہیں!!!

تو اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں:

وقلیلٌ من عبادی الشکور   (پارہ ۲۲، سورہ سبا آیت نمبر ۱۳)

میرے شکر گذار بندے بہت تھوڑے ہیں

اس لئے ایک اللہ والے بزرگ رو کر یہ دعا کرتے تھے کہ:

''اے اللہ مجھے قلیلوں میں سے بنادے''

کسی نے پوچھا کہ حضرت تھوڑے بندوں میں سے ہونے کو کیوں مانگ رہے ہیں؟

فرمایا کہ:

اس آیت کی وجہ سے " وقلیل من عبادی الشکور " کہ میرے بندوں میں بہت کم شکر گذار ہیں۔

آج ایمان جیسی نعمت، اسلام جیسی نعمت، مساجد، مدارس اور خانقاہیں کیسی کیسی روحانی اور جسمانی نعمتیں اللہ نے ہمیں دیں، جس کی ہم نے قدر نہیں کی۔ آج مارکیٹوں کے اندر کھانے کے لالے پڑے ہوئے ہیں یعنی جو جس درجے میں بھی تھا سب پر اللہ آزمائشیں لائے ہیں کہ تمہیں جو نعمتیں دی تھیں تم نے ان کی ناقدری کی ہے۔ تو یہ موجودہ عذاب کی شکل ناقدریوں اور ناشکریوں کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَأَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اَنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡد

(پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم، آیت نمبر ۷)

اگر تم شکر کرو گے تو ہم نعمتیں بڑھائیں گے اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

لمن الملک الیوم کی موجودہ تطبیق

اس وقت اللہ کا عذاب پورے عالم پر اس انداز سے آیا ہے کہ اس میں مومن اور غیر مومن سب مبتلا ہیں، سب نے اپنے اپنے اعتبار سے کوتاہیاں کی ہیں، غیر تو غیر ہی تھے ان کا تو تکیہ ہی اسباب پر تھا، آج تو اللہ نے بڑے بڑے پوش ملکوں کے اسباب ختم کردیئے اب ان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ کیا کریں۔ وہ لوگ جو خدا کے منکر ہیں وہ بھی مسجدوں کو دوڑ رہے ہیں، وہ بھی مسجدوں کا راستہ دیکھ رہے ہیں، کہ یہ مسجدوں والے ہی کچھ کریں۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے گویا کہ پورے نظام عالم کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ ابھی میں ایک آیت مبارکہ دیکھ رہا تھا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو پوری دنیا فنا کر دی جائے گی اور پوری کائنات میں ہر نفس مر جائے گا، اس وقت کائنات میں ایک آواز لگے گی:

"لمن الملك اليوم"

آج یہ ملک کس کا ہے؟ آج سلطنت کس کی ہے؟

اللہ تعالیٰ پھر خود ہی جواب دیں گے۔

" لله الواحد القهّار " (پارہ ۲۴، سورہ مؤمن آیت نمبر ۱۶)

ایک ہی اللہ کی حکومت ہے جو زبردست ہے

تو میں اس آیت مبارکہ کو سوچ رہا تھا کہ آج تو دنیا میں ہی یہ منظر پیش آگیا

لمن الملك اليوم" کہ آج سلطنت کس کی ہے؟

" لله الواحد القهّار ایک اکیلے زبردست اللہ کی ہے۔ اس لیے آج سارے پریشان ہیں جتنی بھی بڑی بڑی سلطنتوں والے، اسباب والے، عقل وفہم والے، سب ناکام ہو کر بیٹھے ہیں، بلکہ چھپے بیٹھے ہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ کریں، تو کیا کریں؟؟؟!!!!

رجوع الی اللہ کی ضرورت

تو میرے محترم بزرگو اور دوستو!!! اللہ اپنے بندوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْن"

(پارہ ۷، سورۃ الانعام آیت نمبر ۴۲)

تاکہ ہم زاری کریں اللہ کے آگے گڑگڑائیں اور توبہ کریں۔ اس وقت ہمیں اپنے اعمال کو درست کرنے کی ضرورت ہے، مولا کی طرف اپنے آپ کو کامل طور پر متوجہ کرنے کی ضرورت ہے اور جو کوتاہیاں ہوئی ہیں اس پر ہم توبہ و استغفار کریں۔ اس وبا (کورونا وائرس) کے دور کرنے کا ایک ہی حل ہے کہ انسان کثرت سے توبہ و استغفار کرے جب انسان کثرت سے توبہ و

استغفار کرے گا تو سابقہ کوتاہیاں بھی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے، بلکہ ہمارے گناہوں پر ہمیں نیکیاں بھی عطا فرمائیں گے خاص طور پر جو ناقدری، ناشکری ہے اس سے بہت توبہ کرنے کی ضرورت ہے، یہ ہمیں بہت محروم کرنے والی ہے۔ہم جس کام میں بھی تھے جس مقام پر بھی تھے ، ناشکری ہی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سے خوب معافی مانگیں اور آئندہ کے لیے یہ اپنا وطیرہ اور طرز بنالیں کہ جو بھی کام یا نعمت ہو تو فوراً قلب سے اللہ کی طرف متوجہ ہوں اور اس کا شکر ادا کریں۔ دیکھیں !!! دل کا معاملہ اصل ہے سب سے پہلے دل کو اللہ کے شکر ادا کرنے کی طرف متوجہ کرنا چاہیے۔

شکر کے تین درجات

پہلا درجہ

سب سے پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان کے دل میں شکر گذاری آئے اور وہ شکر سے بھر جائے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کسی خطا پر معافی دی (انبیاء کی خطا در حقیقت گناہ یا معصیت نہیں ہوتی مگر ان کے مقامِ خاص کے اعتبار سے صرف افضل اور غیر افضل کا مسئلہ ہوتا ہے) تو ان کا قلب شکر سے اتنا بھر گیا کہ الفاظ ہی ادا نہ ہوئے اور سجدے میں گر گئے، گویا کہ انہوں نے کہا کہ: اے اللہ میری زبان تیرا شکر ادا کرنے سے قاصر ہے، تو اللہ نے بھی داؤد علیہ السلام کو شکر کا حق ادا کرنے والوں میں شمار کر دیا۔

(مفہوم آیات: ۲۴، ۲۵ پارہ ۲۳، سورہ ص)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مشہور شعر ہے (اور انہی الفاظ سے قریب قریب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی شعر منقول ہے:

العجزُ عن دَرْکِ الادراکِ ادْراکٌ ۔ والبَحثُ عنْ ذاتہٖ کفرٌ واشراکٌ

{العقیدۃ الاسلامیۃ / ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، موقع سحُنون ☆ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب، موسوعۃ الشعر العربی، الدیوان}

کہ انسان جب کسی چیز کے ادراک سے قاصر ہو جائے تو یہ بھی ادراک شمار ہوتا ہے یعنی جب انسان عاجز اور درماندہ ہو جائے تو عاجز اور درماندہ ہونا یہ بھی پہچان کی علامت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان گیا ہے کیونکہ انسان پر اپنی درماندگی نہیں کھلتی، اپنا عجز وانکساری نہیں کھلتی، اپنی بے بسی نہیں کھلتی، وہ اپنے بس میں بہت سی چیزیں سمجھتا ہے کہ میرے بس میں یہ ہے، میرے بس میں وہ ہے، حالانکہ کوئی چیز بس میں نہیں ہے۔ آج ایسا بے بسی کا منظر ہے جو تاریخ میں بھی کبھی دیکھنے میں نہیں آیا، اگرچہ اس وباء (کورونا وائرس) سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہوئے ہیں لیکن اُس وقت اتنی ترقیات نہیں تھی لیکن آج جو اتنی ترقیات کے باوجود یہ واقعات ہو رہے ہیں اس لئے آج حیرت زیادہ ہوتی ہے کہ اتنی ترقی کے باوجود بے بس ہیں۔ تو جب انسان پہلے سے ہی اپنی بے بسی کو سمجھ لے کہ میں تو بے بس ہوں کہ جو چلنی ہے اللہ تعالیٰ کی ہی چلنی ہے۔ جب یہ بات پہلے سے قلب وفہم میں آجائے تو یہ بھی ادراک ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کو پہچاننا ہے یہ بھی اللہ کی معرفت ہے۔

شیخ یحییٰ معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:

"مَنْ عرفَ نَفْسَہ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہ"

(کشف الخفاء، ج ۲، ص ۲۳۴ ☆ الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۲۳۹)

یعنی جو آدمی اپنی بے مائیگی، کمتری اور اپنے عجز کو پہچان لیتا ہے "عرفَ ربَّہ" تو وہ اپنے رب کو پہچان گیا۔ کیونکہ جب یہ بات قلب میں بیٹھ جاتی ہے تو رب تعالیٰ کھل جاتے ہیں، اللہ کی ذات کی عظمت کھل جاتی ہے کہ وہ ذات انسانوں کو کیسے قدم قدم پہ نوازنے والی ہے۔

دوسرا درجہ

شکر کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ نعمت کے حصول پر زبان سے بھی الحمد للہ کہے۔

تیسرا درجہ

اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ اس کے مطابق عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا کہ:

اعملوا آلَ داؤدَ شکرا (پارہ ۲۲، سورہ سبا، آیت نمبر ۱۳)

اے آل داؤد عملاً شکر ادا کرو

اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر قولاً یعنی ''اُذکروا'' نہیں فرمایا، بلکہ فرمایا ''اعملوا'' فرمایا۔ عمل کرو شکر والا یعنی تمہارا عمل بتائے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ ہے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور پاؤں مبارک میں ورم آجاتا تو کسی نے کہا کہ آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

افلا اکون عبداً شکوراً

کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟

(بخاری شریف، کتاب التفسیر ۴/ ۱۸۳۰ ☆ مسلم شریف، کتابُ صفۃ القیامۃ والجنّۃ والنار، ۴/۲۱۷۲)

اصلاح کے لئے دو باتوں کا اہتمام کریں

اس وقت ہمیں اپنی اصلاح کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں، خاص طور پر دو کاموں کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

(1)...... پہلا کام : کثرتِ شکر

کثرت سے شکر گذاری کریں پہلے جو ناشکر گذاری ہوئی اس کی خوب معافی مانگیں کہ اللہ ہم سے جو مسجدوں کے بارے میں کوتاہی ہوئی ہمیں معاف فرما جو مدرسوں کے بارے میں کوتاہی ہوئی ہمیں معاف فرما، جو جماعتوں کے بارے میں، خانقاہوں کے بارے میں، شیخ کے بارے میں، مریدوں کے بارے میں، ہر ایک کے بارے میں، اور جو دنیاوی نعمتیں تو نے ہمیں دی ہیں ان سب کے بارے میں جو ہم سے کوتاہی ہوئی، ناشکری ہوئی۔

اے اللہ ہمیں معاف فرما اور آئندہ کے لئے اپنا یہ طرز بنائیں کہ ہر نعمت کو اللہ کی طرف منسوب کریں دل میں بھی کسی کا یا اپنا خیال نہ آنے دیں اور سب سے پہلے دلی طور سے فوراً اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیں، اور اللہ کا شکر ادا کریں۔

(2)......دوسرا کام : اظہارِ عجز

اپنے عجز و انکساری اور بے بسی کو سامنے رکھیں یہ سمجھے کہ اللہ میں نہیں کر سکتا میں کسی لائق ہی نہیں ہوں میں قدم اٹھانے کے لائق نہیں ہوں جب تک آپ کی مدد نہ ہو۔ جب یہ ہوگا تو پھر ایسے ہی جیسے چھوٹا بچہ ابّا کو کہتا ہے بابا میں تو تھک گیا ہوں مجھ سے چلا نہیں جاتا تو ابّا اسے اٹھا کر اس کو اپنے کندھوں پر بٹھا لیتا ہے تو جب بندہ بھی یوں بے بسی محسوس کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے سارے کاموں کی کفایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بندے اب فکر کی ضرورت نہیں تیرے سارے کاموں کا اب میں ہی ذمہ دار ہوں۔

معرفتِ ربّانی کا مختصر ترین راستہ

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ:

"اے اللہ زمین عاجز ہے کہ وہ جا کر دریا سے پانی پیئے، اے اللہ آپ خود وہاں پانی بھیج دیتے ہیں، چھوٹا بچہ عاجز ہے کہ چل کر ماں تک جائے تو ماں خود آ کر دودھ پلا دیتی ہے اے اللہ ہم بھی اس کارِ دنیا سے عاجز ہیں آپ ہمارا رزق اور روٹی ہمارے گھر میں ہی دے دیجئے۔

تو یاد رکھیں!!! یہ عجز و انکساری خدا تک پہنچنے کا مختصر ترین راستہ ہے۔ اس لئے ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تک جانے کے لئے ہر دروازے تک گیا۔ علم، فضل، تقویٰ غرض بڑے بڑے دروازوں پر گیا، لیکن ہر جگہ ایک بڑی جماعت کو مجھ سے آگے بیٹھا ہوا پایا، لیکن جب میں عجز و انکساری کے دروازے پر گیا تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

اس لئے کہ عجز و انکساری ایک ایسی چیز ہے جو دربارِ الٰہی میں نہیں، دربارِ الٰہی میں علم ہے

فضل ہے سارے بڑے بڑے کمالات دربارِالٰہی میں ہیں لیکن عاجزی وانکساری وہاں نہیں ہے یہ بندوں میں ہے یہ بندہ پیش کرتا ہے کیونکہ بندوں میں یہی ایک خوبی ہے۔

اللہ فرماتے ہیں کہ: " خُلِقَ الانْسانُ ضَعِیفا" (پارہ ۵، سورہ نساء، آیت نمبر ۲۸)

انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے

یعنی انسان بہت کمزور ہے۔ تو عاجزی انکساری ہم بندوں میں ہے اور جب یہ دربارالٰہی میں پہنچتی ہے تو اس کی خوب قدر کی جاتی ہے، کیونکہ باقی چیزیں تو وہاں پہلے سے موجود ہیں۔ کوئی کتنا بڑا عالم بن جائے تو اس کا علم اللہ کے علم کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے اور کوئی کتنا ہی بڑا سخی بن جائے تو اس کی سخاوت اللہ تعالیٰ کی سخاوت کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے، لیکن بندہ جب عاجزی اور انکساری اختیار کرتا ہے اور مٹتا ہے تو دربارِالٰہی میں اس کی خوب شنوائی ہوتی ہے، خوب اس کا مقام بنتا ہے۔

اس لئے حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

کچھ ہونا میرا، ذلت وخواری کا سبب ہے
یہ ہے میرا اعزاز، کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں

(عرفانِ محبت، ص ۸۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

واٰخرُ دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

{دُعا}

اللھم لك الحمد كما انت اھله ، وصل على محمد كما انت اھله، وافعل بنا كما انت اھله، انك اھل التقوىٰ واھل المغفرة ۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنكونن من الخسرين ۔ اللھم انا نسئلك الهدى والتقى والعفاف والغنى ۔ اللھم أحسن عاقبتنا فی الامور كلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاٰخرة ۔

یااللہ یااللہ!!! ہماری کمی کوتاہیوں کومعاف فرما۔ہماری ناشکریوں کومعاف فرما۔ یااللہ یااللہ!!! آپ نے ایسی ایسی نعمتیں ہرطرف بکھیری ہوئی تھیں۔ یااللہ یااللہ!!! ہم رات دن نعمتوں سے متمتع ہورہے تھے، یااللہ!!! آج وقت آگیا ہے کہ وہ نعمتیں سامنے ہونے کے باوجود، یااللہ ہماری دسترس میں نہیں ہیں۔ یااللہ!!! ہمیں تو معاف فرما۔ یااللہ!!! یہ ہماری کوتاہی کی وجہ سے ہوا۔غیروں سے کیا کہتے؟ جو تیرے اپنے تھے انہوں نے بھی بڑی ناشکریاں کیں، کوتاہیاں کیں، اے اللہ!!! ہمیں تو معاف فرمادے۔ یااللہ!!! پوری امت کو معاف فرما، تمام انسانوں کومعاف فرمااور یااللہ!!! پہلے سے زیادہ ہرچیز کوآباداورشادفرما، یااللہ!!! پہلے سے زیادہ رونقوں کو بحال فرما، ہمارے دل کی رونق کوبھی بحال فرما، یااللہ!!! ہم سب کے قلوب کورونق نصیب فرما، پہلے سے زیادہ آپ کی محبت کی مجلسوں کوشادوآبادفرما۔ یااللہ یااللہ یااللہ!!! پھر سے عاشقوں کا نظارہ نصیب فرما، اورزباں پر محبت کا نعرہ نصیب فرما۔ یااللہ!!! یہ جوتھوڑی سی کاوش دوستوں نے کی ہے یااللہ!!! اس میں تو برکتیں نصیب فرمااوراس کوقبول فرما۔ یااللہ یااللہ!!! ہماری اولاد کو، قیامت تک آنے والی نسلوں کو اللہ والا فرما۔ اور یااللہ!!! اس وباء (کرونا وائرس) سے تمام دوستوں کی، ماؤں بہنوں کی اور قیامت تک آنے والی نسلوں کی حفاظت فرما۔ یا

اللہ!!! ہر ہر مسلمان کی حفاظت فرما۔ یا اللہ!!! اس وباء اور بلاء کو مرتفع فرما۔ یا اللہ!!! تمام بلادِ اسلام کی اور تمام مسلمانوں کی، ہمارے گلی محلوں کی، سب کی حفاظت فرما اور عافیت دارین نصیب فرما۔ ہمارے مرحومین و مرحومات کی مغفرت فرما۔ بیماروں کو شفاء عطا فرما، پریشان دوستوں کی پریشانی دور فرما۔ یا اللہ!!! جس جس کی جو جو حاجات ہیں، اپنے خزانوں سے ہماری حاجات کو پورا فرما۔ ہمارے حال پر رحم فرما، رحم فرما، رحم فرما!!!

اللهم انك انت الله الذی لا اله الا انت الاحد الصمد۔

الذی لم یلد ولم یولد۔ ولم یکن له کفواً احد۔

ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم۔

صلی الله تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقه محمدٍ وّ آله واصحابه اجمعین۔

برحمتك یا ارحم الراحمین۔

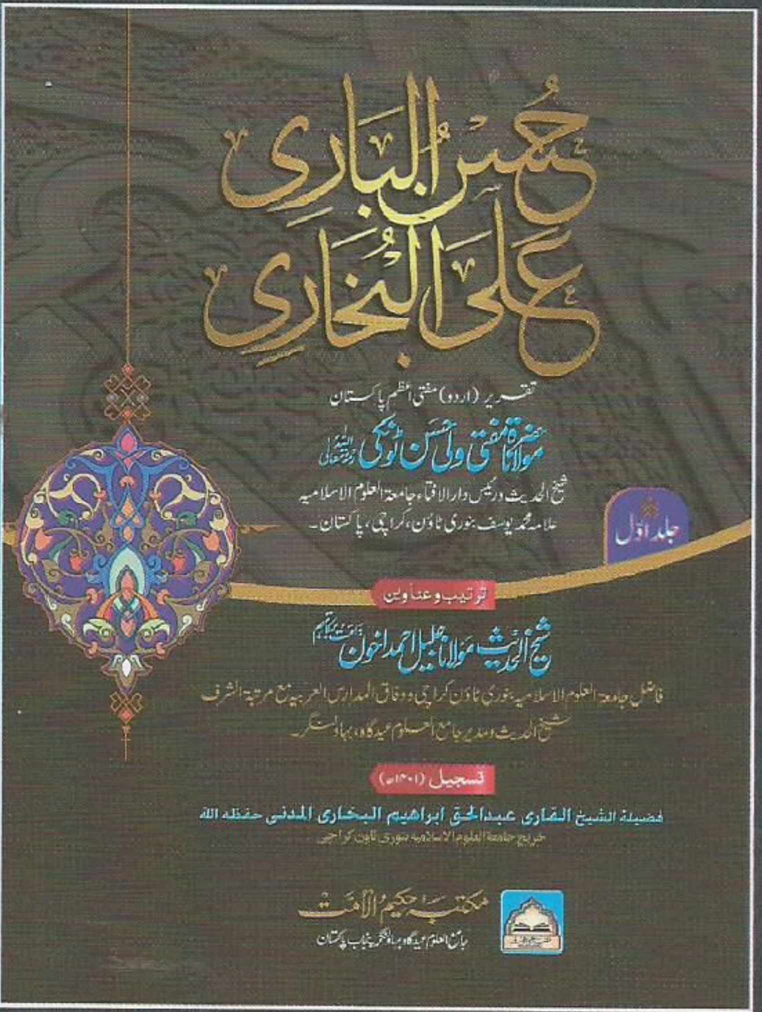

بخاری شریف کے دقائق و معارف پر مشتمل عظیم علمی شاہکار منصہ شہود پر

Email: ibn_niaz@yahoo.com - jaleel.ibn.niaz@gmail.com

www.shahjaleel.com